

امتیاز علی تاج (۱۹۵۰ء-۱۹۷۰ء)

مصنف کا تعارف:

اُردو کے کامیاب ڈراما نگاروں کی فہرست میں امتیاز علی تاج کا نام بڑا نمایاں ہے۔ اُن کی جائے ولادت لاہور ہے۔ گہرا ان کے والد، سید ممتاز علی جو ایک بلند پایہ مصنف اور مجلہ ”تہذیب نسواں“ کے بانی مدیر تھے، دیوبند ضلع سہارن پور (یوپی، انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ امتیاز علی تاج نے سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے بی اے پاس کیا۔ انھیں سکول کے زمانے ہی سے لکھنے لکھانے کے ساتھ دل چسپی تھی۔ ابھی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ انھوں نے ایک ادبی رسالہ ”کبکشاں“ نکالنا شروع کر دیا مگر ڈراما نگاری کا شوق کالج کے زمانے میں پیدا ہوا جہاں وہ کالج کے ڈرامیٹک کلب کے سرگرم رکن تھے اور اس فن میں انھوں نے اتنی ترقی کی کہ بائیس سال کی عمر میں ڈراما ”سیرکلی“ لکھا جو ڈراما نگاری کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی انھوں نے بہت سے ریڈیائی اور سٹیج ڈرامے لکھے۔ انھوں نے عمریزی اور فرانسیسی زبان کے ڈراموں کا اس عہدگی سے اُردو ترجمہ کیا کہ اُن کے کرداروں کو اپنے ماحول کے مطابق ڈھال لیا۔

امتیاز علی تاج مزاح نگار بھی تھے۔ مزاح نگاری کے ضمن میں اُن کا تخلیق کردہ ایک ڈرامائی کردار ”چچا چھکن“ ہے۔ انھوں نے بچوں کے لیے بھی متعدد ڈرامے لکھے جن میں شامل کتاب ”آرام و سکون“ بھی ہے۔ ”آرام و سکون“ کا لب لباب یہ ہے کہ جن گھروں میں غل غپاڑا ہوتا ہے ان کا سکون برباد ہو جاتا ہے اور ایسے گھروں کے مکین، جو وقتوں میں ملازمین کو گھروں میں آرام و سکون میسر نہیں ہوتا، تو وہ اپنے گھروں پر دشمنوں کو ترجیح دینے لگتے ہیں۔

مرکزی خیال

کسی بھی شخص کے لیے خصوصاً مریض کے لیے زندگی میں آرام و سکون بے حد ضروری ہے۔ اگر مریض کو بیماری میں سکون میسر نہ ہو تو صحت مزید بگڑ جاتی ہے۔ گھر کے اہل خانہ خصوصاً بیوی کو گھر میں سکون کی فضا قائم رکھنی چاہیے۔ اگر گھر میں بے جا شور غل برپا ہو تو صاحب خانہ کی بے چینی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر کی فضا بھی ناخوشگوار ہو جاتی ہے۔

خلاصہ

اس سبق میں ہماری زندگی میں آرام و سکون کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آج کی مصروف زندگی میں انسان کا اپنے لیے وقت نکالنا نہایت مشکل ہے۔ جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ سبق میں ایک ایسے ہی شخص کا احوال بیان کیا گیا ہے۔ جسے ڈاکٹر نے تھکن کی وجہ سے بیمار ہو جانے پر آرام کرنے کی تاکید کی۔ لیکن گھر کے بے سکون ماحول کی وجہ سے وہ مزید الجھن کا شکار ہو جاتا ہے۔ میاں صاحب کو آرام پہنچانے کی بجائے بیوی خود اس کے لیے بے آرامی کی وجہ بن جاتی ہے۔ شوہر آرام کرنا چاہتا ہے تو کبھی اس سے کھانے کا پوچھتی ہے اور کبھی دبانے کا پوچھ کر اسے زچ کر دیتی ہے۔ پھر گھنٹی ڈھونڈنے کے مسئلے پر لاچار مہلک بحث کرتی ہے۔ بار بار ملازمین کو آوازیں دے کر میاں کو بے سکون کرتی ہے۔ سقا پانی لانے میں دیر کر دیتا ہے تو اس کو بہت ڈانٹتی ہے۔ بچے کو گاڑی سے کھیلنے پر اور نوکر کو ریحے نہ ملنے پر بھی ملامت کرتی ہے اور پھر ہر ایک سے کہتی ہے کہ شور مت پیدا کرو، میاں آرام کر رہے ہیں۔ میاں اس کی بے نیکی گفتگو اور شور سن کر کراہتا ہے مگر بیوی کو کوئی احساس نہیں ہوتا اور وہ ان کی بات پر کان نہیں دھرتی۔ کمرے میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی رہتی ہے۔ ناچار میاں کو ہی فون اٹھانا پڑتا ہے۔ پھر ٹیلی فون پر بحث و تکرار شروع ہو جاتی ہے۔ ہمسایوں کی طرف سے گانے بجانے کی

آواز پر میاں کو لکھ کر انہیں منع کرنے کو کہتا ہے۔ اس دوران بچہ گر پڑتا ہے۔ ساتھ ہی لٹو ریٹھے کو نسا شروع کر دیتا ہے۔ پتا چلتا ہے کہ یہ سب بیگم صاحبہ کی نادر شاہی حکم کے زیر اثر ہو رہا ہے۔ غرض ایک افراتفری کی فضا گھر میں پیدا ہو جاتی ہے۔ میاں اس بے سکونی کی وجہ سے دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے اور اپنی ٹوپی اور شیروانی اٹھا کر آرام و سکون کی تلاش میں دفتر جانے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

گھر کو سکون اور امن کا گہوارہ ہونا چاہیے انسان گھر رہنے میں خوش محسوس کرے۔ ایسا گہوارہ گھر کی بے سکون فضا کی وجہ سے صاحب خانہ گھر سے فرار اختیار کر لے۔ اس مقصد کے لیے سب سے اہم ذمہ داری بیوی پر عائد ہوتی ہے کہ وہ گھر میں ایک خوشگوار فضا قائم رکھے تاکہ گھر امن و سکون کی جنت نظر آئے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آداب	تعظیمی کلمہ	البحسن میں ڈالنا	پریشان کرنا
انگلیشی	برتن جس میں آگ رکھی جاتی ہے۔	اللہ مارا	کسی کو بدعادینا
اطمینان	تلی	اعصاب	پٹھے
انگلیش	پریشانیوں	بوکھلا دینا	پریشان کر دینا
بے سرائی	بے ڈھنگا گیت	بد تہذیب	غیر شائستہ
بے ڈھنگا	بے سرائی	بخشنا	معاف کرنا
بدن ٹوٹنا	جسم میں درد ہونا	بے طرح سے	بے طرح سے
بیمبوں مرتبہ	کئی مرتبہ	بحال ہونا	پھر سے ٹھیک ہونا
پُرنے میں نہ آنا	سیر نہ ہونا۔ نہ بھرنا	پرنہ پر نہ مارے گا	بالکل شور نہ ہوگا
تقویت	طاقت	تاکید کرنا	نصیحت کرنا
ٹکان	تھکاوٹ	تردد	فکر۔ پریشانی
جی چاہنا	دل چاہنا	چڑ جانا	غصے میں آنا
چونک کر	حیران ہو کر	چو لہے میں جھونکنا	ایندھن بنادینا
چپکا پڑا تھا	خاموش لیٹا تھا	حرارت	بخار
خاک اثر نہ ہونا	بالکل اثر نہ ہونا	دھمک	آہٹ
دفتر لکھنے بیٹھنا	دستاویزات لکھنا	دل بھڑانا	اُکٹا جانا
دم الجھنا	دل گھبرانا	راہ ہولنا	اللہ کی راہ میں
ریٹھا	ایک درخت کا پھل	زچ ہونا	تگ آ جانا

زوروں پر	بہت زیادہ	ساگودانہ	ایک درخت کا دانہ جو ہلکی پھلکی غذا کے کام آتا ہے۔
سرکھانے کی فرصت نہ ملنا	بہت مصروف ہونا	سر پر سوار ہونا	ڈھیٹ ہو جانا
سقا	ماشکی	شور و غل	شور شرابہ
شوہر	خاوند	صدا	آواز
طرح دینا	ڈھیل دینا	علیل	بیمار
غل مچانا	شور مچانا	غذا	خوراک
کسر رہ جانا	کوئی کمی رہ جانا	کان پر جوں نہ رنگنا	کچھ اثر نہ ہونا
کم بخت	بد قسمت	کواڑ	دروازہ
کراہنا	ورد سے آہ بھرنا	گستاخ	بد تمیز
گرد	غبار	گودام	اناج رکھنے کا کرا
لا حول و لا قوت	اللہ کے علاوہ کوئی طاقت نہیں ہے۔	مہلت	فرصت
مالذ ملک	خشک دودھ اور شیر سے ملا ہوا دودھ	مہلت	موقع
مضر	نقصان دہ	مطلق	بالکل
معائنہ	چیک آپ کرنا	مقوی	طاقت ور
نغمہ سرائی	گیت گانا	نارنگی	شگترہ
ناحق	بے وجہ	نامراد	بد بخت
نصیب دشمنان	دشمنوں کے نصیب	وضع ہو	دور ہو
ہنگامہ	جھگڑا	ہاون دستہ	دوا کوٹنے کا برتن
بارمونیم	ساز۔ موسیقی کا آلہ	ہاتھ دھو بیٹھنا	محروم ہو جانا
یک نہ شد دوشد	ایک مصیبت پر دوسری کا آنا	یک لخت	فورا
نخن	اُبلے ہوئے گوشت کا پانی	--	--

پیرا گراف کی تشریح

پیرا گراف 1: جی نہیں بیگم صاحب! تڑد کی کوئی بات نہیں، میں نے بہت اچھی طرح معائنہ کر لیا ہے، صرف ٹکان کی وجہ سے حرارت ہو گئی ہے۔

ان دنوں آپ کے شوہر غالباً کام بہت زیادہ کرتے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تردد	پریشانی۔ فکر	معائنہ کرنا	غور سے دیکھنا
تکان	تھکاوٹ	حرارت	بخار

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آ کر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: اشفاق صاحب صبح سے شام تک مسلسل کام کی زیادتی کے باعث بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب معائنہ کرنے گھر آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں پوری توجہ سے دیکھا اور بیگم صاحبہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ تھکاوٹ اور کام کی زیادتی کی وجہ سے معمولی سا بخار محسوس ہو رہا ہے۔ انہیں اپنی صحت کی طرف دھیان دینا چاہیے اور آرام کے لیے بھی وقت نکالنا ضروری ہے۔ اگر یہ ایک دو روز آرام کریں گے تو خود بخود صحت مند ہو جائیں گے۔

پیرا گراف 2:

بیوی: ڈاکٹر صاحب ان دنوں کیا، ان کا ہمیشہ سے یہی حال ہے۔ صبح دس بجے دفتر جا کر شام سات بجے گھر پہنچتے ہیں۔ واپس نہیں آتے۔
ڈاکٹر: جیسی تو! میرے خیال میں انہیں دوا سے زیادہ آرام و سکون کی ضرورت ہے۔ کاروبار کی پریشانیاں اور الجھنیں بھلا کر ایک بھی روز آرام و سکون سے گزرنا تو جمعیت ان شاء اللہ بحال ہو جائے گی۔

بیوی: بیسیوں مرتبہ کہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کیا کرو۔ نصیب دشمنان صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے مگر خاک اثر نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہی کہہ دیتے ہیں کہ کیا کیا جائے، ان دنوں کام بے طرح زوروں پر ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نصیب دشمنان	دشمنوں کے نصیب میں ہو	ہاتھ دھو بیٹھا	محروم ہو گیا
خاک اثر نہ ہونا	ذرا بھی اثر نہ ہونا	بے طرح	بے حد

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹتیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آ کر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: ڈاکٹر صاحب کی جی ہاں یہی حال ہے۔ اشفاق صاحب ہر وقت کام میں مصروف رہتے ہیں۔ دس بجے دفتر چلے جاتے ہیں اور شام کے سات بجے سے پہلے بھی گھر واپس نہیں آتے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر ایسا ہے تو پھر انہیں آرام کی زیادہ ضرورت ہے۔ کام کی زیادتی کی وجہ سے انہیں ہلکا سا بخار ہو گیا ہے۔ انہیں جسمانی آرام کے ساتھ ساتھ دماغی سکون کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ان کا بھی آرام ملنا تو یہ صحت یاب ہو جائیں گے فکر کی کوئی بات نہیں۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر صاحب سے کہتی ہیں کہ میں کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں کہ زیادہ کام نہ لیں۔ مگر ان کی باتوں کی بالکل پروا نہیں کرتے اور ہمیشہ یہی بات کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ آج کل دفتر میں بہت زیادہ کام ہے۔ آج کل کام بھی بہت زیادہ ہے اور طبیعت کی خرابی کی وجہ سے کام پر دھیان دینا بھی مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

ہمراگراف 3: سقا؟ گھر میں بہرے بستے ہیں جو کم بخت اس زور سے کندھی کھٹکھٹاتا ہے؟ اللہ ماروں کو اتنا خیال بھی تو نہیں آتا کہ گھر میں کوئی بیمار پڑا ہے۔ ڈاکٹر نے تاکید کر رکھی ہے کہ شور و غل نہ ہونے پائے اور اس سے کہو یہی وقت ہے، پانی لانے کا۔ اچھی خاصی دوپہر ہونے کو آگئی ہے۔ کل سے اتنی دیر میں آیا تو نوکری سے الگ کر دوں گی۔ میں نامراد کو بیسیوں مرتبہ کہلا چکی ہوں کہ صبح سویرے ہو جایا کرے۔ کان پر بھوں نہیں رہتی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کم بخت	بد قسمت	اللہ مارے	نامراد۔ بد بخت
بیسیوں مرتبہ	کئی بار	کان پر بھوں نہیں رہتی	بالکل کوئی اثر نہیں ہوتا

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی کے شور مچا رہی تھی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آ کر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: مصنف کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب میاں اشفاق کا معائنہ کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ انہیں دوا سے زیادہ آرام کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر صاحب بیگم صاحبہ کو ہدایت کرتے ہیں کہ مریض کے کمرے میں شور و غل نہیں ہونا چاہیے۔ دروازے پر دستک ہوتی ہے تو بیگم ملازم لالو کو دروازہ کھولنے کے لیے کہتی ہے۔ لالو دور سے ہی سقا کے آنے کی اطلاع دیتا ہے۔ بیگم سقے کا نام سنتے ہی غصے میں آ جاتی ہیں اور نوکر کو بلا کر کہتی ہیں کہ وہ کم بخت اتنی زور زور سے دروازہ کیوں کھٹکھٹائے جا رہا ہے۔ یہاں بہرے رہتے ہیں ڈاکٹر صاحب نے مریض کے آرام کی سخت تاکید کی ہے۔ بیگم ملازم لالو سے سخت لہجے میں ہدایت کرتی ہیں کہ سقے سے پوچھو کہ وہ صبح کے وقت کیوں نہیں آیا؟ دوپہر کے وقت بھی کوئی آنے کا وقت ہے اور یہ کہاں کی شرافت ہے کہ بے وقت آ کر دروازہ بجائے اسے میرا پیغام دو کہ آئندہ اتنی دیر سے آیا تو چھٹی کرادوں گی۔ میں اس نامراد کو کئی بار کہہ چکی ہوں کہ سویرے پانی دے جایا کرے کیوں کہ پانی کی ضرورت صبح کے وقت ہی ہوتی ہے۔ یہ سقا اس قدر ڈھیٹ ہے کہ دوپہر کے وقت منہ اٹھا کر چلا آتا ہے اور اس پر زور ابر بھی اثر نہیں ہوتا۔

ہمراگراف 4: بی بی جی کا بچہ نکل یہاں سے۔ کہ دے ان سے (ملازم جاتا ہے) کوڑا بند کر کے جا۔ (میاں کراہ کر چپ ہو جاتا ہے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی رہتی ہے) اس وقت بھی کہاں گئیں؟ کوئی ٹیلی فون سننے تو آؤ۔ لالو ولاقو (خود اٹھتا ہے) ہیلو، میں اشفاق بول رہا ہوں۔ بیگم اشفاق کسی کام میں مصروف ہیں۔ اس وقت کمرے میں نہیں ہیں جی۔ یہاں کوئی ایسا نہیں جو انہیں بلا لائے۔ میں غلیل ہوں۔ کیا فرمایا آپ نے؟ آواز دینے کے لیے ضروری نہیں کہ گلا بھی خراب ہو۔ آپ پھر کسی وقت فون کر لیجیے گا۔ میں نے عرض کیا تھا چوں کہ میں بیمار ہوں، کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ (زور سے فون بند کرتا ہے) بد تہذیب۔ گستاخ کہیں کی نہ ہوں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گستاخ	بدتمیز	علیل	بیمار
عرض کرنا	بیان کرنا۔ التجا کرنا	بدتہذیب	انہیں سے عاری۔ جاہل

سیاق و سباق: اشفاق صاحب کافی بیمار تھے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہیں آرام کرنے کی تاکید کی۔ مگر بیگم نے ان کے لیے گھر میں بے سکونی کا ماحول پیدا کر دیا۔ کبھی نوکر کو آوازیں دیتیں کبھی بچے کو ڈانٹیں۔ گھر میں ایک طوفان برپا تھا۔ خود بیوی مسلسل شور مچائے رکھتی۔ گھر میں ایسا بے چینی اور ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوتا ہے کہ شوہر تنگ آ کر دفتر جانے کو ترجیح دیتا ہے۔

تشریح: میاں نوکر کو ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں یہاں سے چلے جاؤ۔ نوکر بیگم صاحبہ کو آواز دیتا ہے۔ میاں اُسے مزید ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کہ بی بی جی کا بچہ میرے کمرے سے نکل جاؤ۔ میاں صاحب ملازم کو جاتے ہوئے دروازہ بند کرنے کی تاکید کرتے ہیں۔ اتنی دیر میں ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بجتی رہتی ہے۔ میاں صاحب آواز لگاتے ہیں ارے کوئی ٹیلی فون سننے کے لیے تو کمرے میں آجائے۔ بلانے کے باوجود بھی کوئی نہیں آتا تو کراہتے ہوئے خود ہی ٹیلی فون کا ریسور کان سے لگا کر کہتے ہیں کہ میں اشفاق بول رہا ہوں۔ فون پر کوئی عورت اُن سے بیگم صاحبہ کے بارے میں پوچھتی ہیں۔ وہ بتاتے ہیں کہ بیگم اشفاق اس وقت کمرے میں موجود نہیں ہیں۔ ہر خدا آپ سے بات کرا دیتا۔ میں بیمار ہوں اس لیے میں کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ میاں صاحب اُسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ کسی اور وقت فون کے لیے مکان۔ وہ عورت بھڑکے کہ ابھی بات کرنی ہے۔ میاں دوبارہ اسے بتاتے ہیں کہ میں بیمار ہوں اور کمرے سے باہر نہیں جاسکتا۔ عورت پھر بھی نہیں مانتی تو اُسے بڑی بھلی سناتے ہوئے فون بند کر دیتے ہیں۔ جب بیگم کو فون کا پتا چلتا ہے تو وہ ناراض ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ پتا نہیں وہ کون تھی اور کیا بات کرنا چاہتی تھی۔ بیگم کی بات سن کر میاں کہتے ہیں کہ فلاں کوئی بات نہیں ہے، اگر اُسے ضروری کام ہوتا تو وہ مجھے ضرور پیغام دیتی۔

مشق

۱۔ ڈراما ”آرام و سکون“ کے متن کے حوالے سے دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) ڈاکٹر کے خیال میں مریض کو دوا سے زیادہ ضرورت تھی:

(الف) نیند کی (ب) تنہائی کی (ج) آرام و سکون کی (د) گپ شپ کی

(ii) میاں صاحب کا نام ہے:

(الف) اسحاق (ب) اشفاق (ج) عدنان (د) اشتیاق

(iii) ملازم کو دوا میں دھوڑ دیا تھا:

(الف) ہلدی (ب) گریٹے (ج) نمک (د) مرچیں

(iv) گھنٹی میز پر سے اٹھا کر انگیٹھی پر رکھی تھی:

(الف) خود میاں نے (ب) بیوی نے (ج) ملازم (للو) نے (د) ننھے نے

(۷) میاں دفتر جانے کے لیے طلب کرتا ہے:

(د) ٹوپی اور چھتری

(ج) ٹوپی اور مفلر

(ب) ٹوپی اور جوتا

(الف) ٹوپی اور شیر وانی

جواب

(الف)	(۷)	(الف)	(iv)	(ب)	(iii)	(ب)	(ii)	(ج)	(i)
-------	-----	-------	------	-----	-------	-----	------	-----	-----

۲۔ سبق ”آرام و سکون“ کے متن کے مطابق دیے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) ڈاکٹر نے مریض (میاں) کو دوا کے بجائے کیا تجویز کیا؟

جواب: میاں اشفاق جو مریض تھے چوں کہ بہت زیادہ کام کاج کیا کرتے تھے لہذا ڈاکٹر نے انھیں دفتر کی الجھنیں بھٹکا کر دوائی دینے کی بجائے ایک دوروز کے لیے مکمل آرام و سکون کے لیے ہدایت دی۔

(ب) گھر میں خدمت سے زیادہ شور و غل ہو تو اس سے انسانی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: شور و غل کی آلودگی سے انسان اعصابی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ امراض دل اور بلڈ پریشر بھی شور کی آلودگی کے سبب جنم لیتے ہیں۔ زیادہ شور سے انسانوں کی قوت سماعت متاثر ہو سکتی ہے نیز سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بھی سلب ہو سکتی ہے۔

(ج) صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک کے علاوہ کیا چیز درکار ہے؟

جواب: صحت مند رہنے کے لیے اچھی خوراک اور غلا کے علاوہ اپنی سکون اور آرام کی بھرپور ضرورت ہوتی ہے۔

(د) ہم سائے کی کون سی حرکت سے میاں کے آرام میں خلل واقع ہو رہا تھا؟

جواب: ہم سائے کے ہاں سے ان کے صاحب زادے کا ہارمونیم بج رہا تھا جس کی ٹیل چوڑے ہارمون سے گانے کا شور برپا کیے ہوئے تھا۔ اس سے بھی میاں کے آرام میں خلل واقع ہو رہا تھا۔

(ه) میاں نے گھر پر آرام و سکون میسر نہ آنے پر کہاں جانے کو ترجیح دی؟

جواب: جب میاں کو کسی طور بھی آرام و سکون نہیں مل رہا تھا۔ پے در پے شور و غل ہوا چلا جا رہا تھا تو میاں کا آرام محال ہو گیا۔ آخر کار وہ زچ ہو کر شور اور ہنگامے کی وجہ سے بیماری کے باوجود دفتر جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ”آرام و سکون“ کے متن کے مطابق خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) میرے خیال میں دوا سے زیادہ _____ کی ضرورت ہے۔

(ب) بیسیوں مرتبہ کہ چکی ہوں کہ اتنا کام نہ کرو _____ صحت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔

(ج) جی نہیں! دوا کی _____ ضرورت نہیں۔

(د) خاموشی اعصاب کو ایک طرح کی _____ بخشی ہے۔

(ه) _____ کو اتنا خیال بھی نہیں آتا کہ گھر میں ٹوپی پہنا کر ہے۔

جواب

(الف)	آرام	(ب)	نصیب و شمتاں	(ج)	مطلق	(د)	تقریباً	(ه)	اللہ ماروں
-------	------	-----	--------------	-----	------	-----	---------	-----	------------

حروف کی اقسام:

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ تو کسی شخص یا چیز کا نام ہو، نہ کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے اور نہ ہی اپنے الگ کوئی معنی رکھتا ہو بلکہ یہ مختلف کلموں کو آپس میں ملاتا اور ان کے ساتھ مل کر باہمی تعلق بناتا ہے۔ اس جملے میں لفظوں کا تعلق ”میں“ کی وجہ سے ہے اگر یہ نہ ہو تو جملہ بے معنی ہو جائے اور ”میں“ حرف ہے۔ اردو میں حروف کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:-

حروفِ جار:

اندر، باہر، پاس، درمیان وغیرہ۔

حروفِ اضافت: وہ حروف جو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ اردو میں بالعموم ”کا، کے، کی“ حروفِ اضافت ہیں اور زیادہ تر یہی استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: حیدر کا سکول، زینب کی گڑیا وغیرہ۔

حروفِ عطف: وہ حروف جو دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً: امیر و غریب، احمد اور اسلم، بچہ ذرا سا جاگا پھر سو گیا۔

ان مثالوں میں ”و، اور، پھر“ حروفِ عطف ہیں جو دو اسموں کے تعلق کو ظاہر کرتے ہیں۔

حروفِ استفہام: وہ حروف جو کچھ پوچھنے یا سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کیا، کیوں، کب، کون، کیسا، کس لیے،

کس طرح، کتنا، کیوں کر، کس قدر، کہاں وغیرہ۔

حروفِ تشبیہ: وہ حروف ہیں جو کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مشابہ یا مانند قرار دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً: مانند، کی

طرح، جیسا، سا، مثل، مثلاً، عموماً، جیسے، ہو، ہوا، کا، سا، کی کی وغیرہ۔

حروفِ علت: وہ حروف جو کسی بات کی علت، وجہ یا سبب کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے: کیوں کہ، اس لیے، بدیں وجہ، بایں وجہ، بدیں سبب،

تاکہ، اس لیے کہ، تا، چنانچہ، اس واسطے، اس باعث کہ، لہذا وغیرہ۔

حروفِ شرط و جزا: وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں، حروفِ شرط کہلاتے ہیں۔ حروفِ شرط کے بعد دوسرے جملے میں جو

حروف لائے جاتے ہیں، انہیں حروفِ جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا۔ جب وہ آیا تب میں گیا۔ ان جملوں میں

”اگر“ اور ”جب“ حروفِ شرط اور ”تو“ اور ”تب“ حروفِ جزا ہیں۔

حروفِ اضرب: وہ حروف جو ایک چیز کو رگزدانی کر کے یا ترقی دے کر اعلیٰ کو ادنیٰ یا ادنیٰ کو اعلیٰ بنادیتے ہیں۔ مثلاً: وہ انسان نہیں

بلکہ حیوان ہے۔ یہ تر بوز بڑا ہی نہیں بلکہ میٹھا بھی ہے۔ ان دونوں مثالوں میں ”بلکہ“ حرفِ ضرب ہے۔

حروفِ تردید: وہ حروف ہیں جو دو باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ جیسے: غریب ہو یا امیر،

اچھا ہو یا کہ بُرا، خواہ یہ لو خواہ وہ لو، چاہے رہیں چاہے چلیں جائیں وغیرہ۔ جملوں میں ”یا کہ، خواہ، چاہیے“ حروفِ تردید ہیں۔

حروفِ بیان: وہ حرف جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے اور وہ حرف ”کہ“ ہے۔ مثلاً: جب استاد نے شاگرد سے کہا کہ سبق

پڑھو۔ باب کے بیٹے سے کہا کہ محنت سے کام لو۔ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل حروف کی اقسام کی تعریف بیان کریں اور دو دو مثالیں دیں۔

(الف) حروفِ استفہام (ب) حروفِ تشبیہ (ج) حروفِ شرط و جزا (د) حروفِ بیان (ه) حروفِ تردید

جواب: (الف) حروفِ استفہام وہ حروف ہیں جو کسی سوال کرنے کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ مثلاً: کیا، کیوں، کس لیے وغیرہ۔

(ب) حروف کشیدہ	وہ حروف جو کسی چیز کو دوسری چیز کے مشابہ قرار دیں۔ مثلاً مانند، جیسا، کی سی وغیرہ۔
(ج) حروف شرط و جزا	وہ حروف جو شرط کے موقع پر جوئے جارہیں۔ حرف شرط کے بعد جو حرف آئیں انہیں حروف جزا کہتے ہیں۔ مثلاً: اگر وہ آتا تو میں چلا جاتا۔ جب بارش ہوتی ہے فصل اچھی ہوتی۔
(د) حروف بیان	جو حروف وضاحت کے لیے بیان ہوں حروف بیان کہلاتے ہیں۔ مثلاً: وہ لڑکا بڑا ہے۔ کہا کھانا کھا لو۔
(ه) حروف تردید	وہ حروف جو ایک بات کو رد کر کے دوسری بات کو لائیں یا دو میں سے ایک کے تعین کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: خواہ، چاہے، یا تو وغیرہ۔

سابقہ لائحہ:

اُردو زبان میں سابقوں اور لاحقوں کی اہمیت کسی بیان کی محتاج نہیں۔ ان کی مدد سے بے شمار الفاظ بنتے رہتے ہیں اور زبان کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے۔

• سابقہ: سابقہ سے مراد وہ علامت ہے جو نیا لفظ یا نئی ترکیب بنانے کے لیے کسی لفظ کے شروع میں لگائی جائے۔ مثلاً: خود غرض، خود شناس، خود مختار میں ”خود“ سابقہ ہے۔

• لاحقہ: لاحقہ سے مراد وہ علامت ہے جو کسی لفظ کے آخر میں لگائی جائے۔ مثلاً: خطرناک، دردناک، غمناک میں ”ناک“ لاحقہ ہے۔

۵۔ سابقوں: ”با، پیش، کم، ہم، اور لاحقوں: ”پن، پنا، پناہ، پناہ“ کی مدد سے تین تین الفاظ بنائیں۔

جواب: سابقے:

با	: با اصول، با وفا، با ادب، با مراد، با نصیب، با حیا
پیش	: پیش لفظ، پیش قدم، پیش پیش، پیش کش
کم	: کم ہمت، کم گو، کم ظرف، کم نصیب
ہم	: ہم درد، ہم زلف، ہم نوالہ، ہم پیالہ

لاحقے:

آرا	: صف آرا، گلشن آرا، بزم آرا، محفل آرا، جہاں آرا
پن	: اپنا پن، کمینہ پن، گھشیانہ پن، دیوانہ پن، پاگل پن
دار	: جی دار، دل دار، طرح دار، وضع دار
مستان	: پرستان، قبرستان، پاکستان، افغانستان، شبتان

مکالمہ نگاری:

مکالمہ کے لغوی معنی تو کلام یا گفت گو کرنے کے ہیں مگر اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ افراد کے مابین کسی موضوع سے متعلق گفت گو کرنے کو مکالمہ کہتے ہیں۔ اچھا مکالمہ وہ ہے جس میں روزمرہ بول چال کا انداز اور بے تکلف لب و لہجہ اختیار کیا گیا ہو اور جو حقیقی زندگی کے قریب تر ہو۔ تحریر و تقریر میں مکالمے کو خاص اہمیت حاصل ہے کیوں کہ بات چیت ہی سے کسی فرد کی شخصیت اور صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک

اچھا مکالمہ لکھنے کے لیے درج ذیل امور کا ہمیشہ خیال رکھیں۔

- گفت گو کرتے وقت مخاطب اور مخاطب الیہ کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھا جائے۔
- مکالمہ لکھتے وقت زمانی اور مکانی ترتیب و تنظیم کا خیال رکھنا ضروری ہے۔
- مکالمہ نگاری میں رموزِ اوقاف کی علامتوں کو خاص اہمیت حاصل ہوتی ہے۔
- مکالمہ میں تصنع اور بناوٹ کے بجائے فطری بے ساختگی سے کام لیا جائے۔
- گفت گو کے ساتھ ساتھ جسمانی حرکات و سکنات اور اشارات کا بھی خیال رکھا جائے۔
- مکالمے کا اختتام فطری انداز میں ہونا چاہیے۔

۶۔ ڈراما ”آرام و سکون“ مکالمہ نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اس انداز کو ملحوظ رکھتے ہوئے استاد اور اس کے دو شاگردوں کے

مابین ”ٹریفک کے قوانین کیوں ضروری ہیں؟“ کے موضوع پر ایک مکالمہ تحریر کریں۔

جواب: استاد: السلام علیکم! حبیب اور عدنان آج کلاس میں اتنی دیر سے کیوں پہنچے ہو؟

حبیب: سر! یہ ایک تکلیف دہ تجربہ تھا ہم ٹریفک جام میں پھنس گئے تھے۔

استاد: ٹھیک کہہ رہے ہو ٹریفک جام آج کل اس شہر کے لوگوں کے لئے ایک سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔

شاگرد: سر! ہم بھی شہر میں ٹریفک جام سے بھی پریشان ہیں۔

استاد: یہ ہمارے قیمتی وقت کو کھارہا ہے۔ نجانے اس پریشانی سے ہم کب آزاد ہوں گے۔

عدنان: بالکل! کوئی بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اسے نہیں آتا ہے۔ ٹریفک جام کی بنیادی وجہ گاڑیوں کی بڑی

استاد: ہاں، دفتری اوقات کے دوران، ہمیں ٹریفک کا ایک ہجوم ملتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر اس وقت ہوتا ہے جب مختلف گاڑیاں ایک دوسرے کو آگے بڑھانا چاہتی ہیں۔

حبیب: جی سر! ٹھیک ہے۔ تنگ سڑکوں میں بڑی تعداد میں کاریں اور موٹر سائیکلیں اس مسئلے میں بہت زیادہ حصہ ڈال رہی ہیں۔

استاد: ہاں، ہماری سڑکوں پر ٹریفک زیادہ ہے اور سڑکیں اتنی وسیع نہیں جتنی انہیں ہونا چاہئے۔ دوسرے بد انتظامی بھی ایک بڑا عنصر ہے۔

عدنان: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ سڑک کے ناگوار حالات اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی ٹریفک جام میں بہت زیادہ حصہ ڈال رہی ہے۔

استاد: لیکن چونکہ اس وقت سے پہلے نجات پا سکتے ہیں؟

عدنان: مجھے یقین ہے کہ اس مسئلے کو ٹریفک سسٹم کے مناسب انتظام سے حل کیا جاسکتا ہے۔ بغیر لائسنس کاروں، بسوں اور رکشہ اتارنے چاہئیں۔

استاد: بالکل! اس کے علاوہ، گلیوں کو چوڑا ہونا چاہئے، مرکزی کراسنگ پر فلانی اوور بنائے جائیں، ڈرائیوروں کو مناسب

طریقے سے تربیت دی جانی چاہئے۔
 حبیب: جی سر! اتھارنی کوٹریفل جام کوٹل کرنے کے لئے اس تمام اقدامات کے ساتھ آگے آنا چاہئے۔
 استاد: آپ کی قیمتی تجاویز کا بہت بہت شکریہ۔ خدا حافظ!
 دونوں شاگرد: آپ کا شکریہ سر خدا حافظ!

سرگرمیاں:

- طلبہ سید امتیاز علی تاج کا ایک اور مزاحیہ ڈراما ”بیگم کی بلی“ تلاش کریں اور اسے بغور پڑھیں۔
- طلبہ ڈاکٹر اور مریمض کے مابین ہونے والے مفروضہ گفت گو کو مکالمے کی صورت میں لکھیں۔

اشارات تدریس:

- ۱۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ بیشتر ڈراموں میں معاشرے کے ناہموار پہلوؤں کو دل چسپ اور شگفتہ انداز میں موضوع بنایا جاتا ہے۔
- ۲۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیں کہ ڈراما نگار کا مقصد باتوں ہی باتوں میں اصلاح احوال بھی ہوتا ہے۔
- ۳۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ ڈراما ”آرام و سکون“ کی تدریس سے پہلے طلبہ کو طریقہ ڈراموں کی نوعیت سے متعارف کرائیں۔
- ۴۔ اساتذہ سید امتیاز علی تاج کا تعارف کراتے ہوئے ان کے معروف ڈرامے ”انارکلی“ کا بھی ذکر کریں۔

اضافی معروضی سوالات

- (1) سبق ”آرام و سکون“ کے مصنف کا نام کیا ہے؟
 (الف) مرزا غالب (ب) کرنل محمد (ج) علامہ اقبال (د) سید امتیاز علی تاج ✓
- (2) سید امتیاز علی تاج کب پیدا ہوئے؟
 (الف) ۱۹۰۰ء ✓ (ب) ۱۸۰۰ء (ج) ۱۸۰۲ء (د) ۱۹۰۵ء
- (3) سید امتیاز علی تاج نے کب وفات پائی؟
 (الف) ۱۸۶۹ء (ب) ۱۹۷۰ء ✓ (ج) ۱۸۷۰ء (د) ۱۹۷۳ء
- (4) سید امتیاز علی تاج کہاں پیدا ہوئے؟
 (الف) لاہور میں (ب) سیالکوٹ میں ✓ (ج) ساہیوال میں (د) فیصل آباد میں
- (5) سید امتیاز علی تاج کو ان کے کس ڈرامے سے بہت شہرت ملی؟
 (الف) انارکلی (ب) انارکلی ✓ (ج) آرام و سکون (د) لہو اور قالین
- (6) ڈرامہ ”انارکلی“ کب لکھا گیا؟
 (الف) ۱۸۳۰ء (ب) ۱۸۴۲ء (ج) ۱۹۳۲ء ✓ (د) ۱۹۲۹ء
- (7) تہذیب نسواں کے مدیر ہے:
 (الف) الطاف حسین حالی (ب) مرزا ادیب (ج) امتیاز علی تاج ✓ (د) رفیع الرحمن

(8) ڈرامہ "آرام و سکون" میں کتنے کردار ہیں؟

(الف) دس (ب) دو (ج) پانچ (د) آٹھ

(9) میاں کو کیا مرض تھا؟

(الف) ملیریا (ب) غمونیا (ج) بربقالتا (د) تکان کے سبب حرارت ✓

(10) میاں صبح کہاں جاتے تھے؟

(الف) دکان پر (ب) سیر کرنے (ج) سکول (د) دفتر ✓

(11) ڈاکٹر کے خیال میں میاں کو کس چیز کی ضرورت تھی؟

(الف) دعا کی (ب) شور کی (ج) آرام و سکون کی ✓ (د) پھل وغیرہ کی

(12) ڈاکٹر صاحب نے میاں کو کیا تاکید کی تھی؟

(الف) آرام رہیں ✓ (ب) بھوکے رہیں (ج) وقت پر دوا کھائیں (د) کام کریں

(13) میاں کے ملازم کا نام کیا تھا؟

(الف) کامی (ب) لٹو ✓ (ج) منگو (د) جگو

(14) سقا کس وقت پانی لے آیا تھا؟

(الف) منہ اندھیرے (ب) رات کو ✓ (ج) رات کو (د) سہ پہر کو

(15) گھنٹی کہاں رکھی ہوئی تھی؟

(الف) پٹنگ پر (ب) چارپائی پر (ج) آگے کی طرف (د) زمین پر

(16) گھنٹی کس نے آگیتھی پر رکھ دی تھی؟

(الف) بیٹے نے (ب) لٹو نے (ج) بیوی نے (د) میاں نے ✓

(17) میاں کا دم کس وجہ سے الجھنے لگا؟

(الف) ننھے کے رونے سے ✓ (ب) گھنٹی کی وجہ سے (ج) موسیقی کے شور سے (د) سقا کے آنے سے

(18) ملازم گودام میں کیا ڈھونڈ رہا تھا؟

(الف) پنے (ب) دال (ج) ریٹھے ✓ (د) مرچیں

(19) بیوی کے مطابق کون سی چیز میں کے لیے مقوی تھی؟

(الف) ملک شیک (ب) بنجی (ج) کھیر ✓ (د) مالٹا ملک

(20) ننھے نے کھلوٹا گاڑی کہاں سے خریدی؟

(الف) دکان سے (ب) بازار سے ✓ (ج) میلے سے (د) سکول سے

(21) سبق میں میاں کا کیا نام بتایا گیا ہے؟

(الف) اشفاق ✓ (ب) شفیق (ج) شائق (د) فائق

- (22) گانا گانا کا رہا تھا؟ (الف) موسیقار (ب) بیوی (ج) ہمسائے کا لڑکا ✓ (د) میاں
- (23) ملازم کیا کوٹ رہا تھا؟ (الف) گڑ (ب) چٹنی (ج) لسیہ ✓ (د) وضیا
- (24) میاں نے کس کو خط لکھنے کا کہا؟ (الف) ہمسائے کو (ب) بیوی کو ✓ (ج) بہن کو (د) ملازم کو
- (25) بیوی خط کس کو لکھ رہی تھی؟ (الف) اپنے باپ کو (ب) چچا کو (ج) ماں کو (د) ہمسائے کو ✓
- (26) ”یک نہ شد..... شد“۔ (الف) دو ✓ (ب) چھ (ج) گیارہ (د) یک
- (27) میاں کہاں جانے کے لیے ٹوپی اور شیروانی طلب کرتا ہے؟ (الف) ایئر پورٹ (ب) دفتر ✓ (ج) سکول (د) پارک
- (28) ”سقا“ کہتے ہیں؟ (الف) کبھار کو (ب) ماٹھی والی ✓ (ج) بہن اڑکو (د) دکان دار کو
- (29) ڈرامہ ”آرام و سکون“ کا اختتام کس کی بات پر ہوتا ہے؟ (الف) میاں کی ✓ (ب) سقے کی (ج) بہن کی (د) بچے کی
- (30) ”مفتویٰ“ کے کیا معنی ہیں؟ (الف) صحت بخش ✓ (ب) خطرناک (ج) طاقت دینے والا (د) کمزور
- (31) ’میاں‘ کی مونث ہے: (الف) بہن (ب) بیوی ✓ (ج) بیگم (د) صاحبہ
- (32) ’طبیعت‘ کی جمع کیا ہے: (الف) طبیعتوں ✓ (ب) طبیعات (ج) طبعی (د) طبائع
- (33) ’آرام‘ کا متضاد کیا ہے؟ (الف) شہ (ب) شرابا (ج) بے آرامی ✓ (د) بے چینی
- (34) ’ہدایت‘ کس کا واحد ہے؟ (الف) ہدیہ (ب) ہدایات ✓ (ج) ہدایا (د) ہدیات
- (35) کون سی فہرست مترادف کی نشاندہی کرتی ہے؟ (الف) آرام، بے آرامی (ب) خوشی، بے چینی (ج) محبت، نفرت (د) مسخر، نقصان دہ ✓

(36) سبق ”آرام و سکون“ کی صنف کیا ہے؟

(د) رپورتاژ

(ج) ڈرامہ ✓

(ب) مہینوں

(الف) کہانی

جواب

(الف)	(4)	(ب)	(3)	(الف)	(2)	(د)	(1)
(ج)	(8)	(ج)	(7)	(ج)	(6)	(ب)	(5)
(ج)	(12)	(ج)	(11)	(د)	(10)	(د)	(9)
(د)	(16)	(ج)	(15)	(ب)	(14)	(ب)	(13)
(ج)	(20)	(ب)	(19)	(ج)	(18)	(الف)	(17)
(ب)	(24)	(ج)	(23)	(ج)	(22)	(الف)	(21)
(ب)	(28)	(ب)	(27)	(الف)	(26)	(د)	(25)
(د)	(32)	(ب)	(31)	(ج)	(30)	(الف)	(29)
(ج)	(36)	(د)	(35)	(ب)	(34)	(ج)	(33)

اضافی مختصر سوالات

(1) ڈراما نگاری میں کس کا بہترین مقام ہے؟

جواب: ڈراما نگاری میں امتیاز علی تاج کو بہترین اور نمایاں مقام حاصل ہے۔

(2) امتیاز علی تاج کے والد کا نام کیا تھا اور وہ کیا کرتے تھے؟

جواب: امتیاز علی تاج کے والد سید ممتاز علی ایک بلند پایہ مصنف تھے۔ وہ ضلع سہارن (یوپی۔ انڈیا) کے رہنے والے تھے۔

(3) امتیاز علی تاج نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

جواب: امتیاز علی تاج نے سینٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور سے میٹرک کیا اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کیا۔

(4) امتیاز علی تاج کو ڈراما نگاری کا شوق کس طرح پیدا ہوا؟

جواب: امتیاز علی تاج کو ڈراما نگاری کا شوق کالج سے ہوا۔ پھر ان کی کارکردگی سے وہ کالج کے ڈراماٹک کلب کے سرگرم رکن بنے۔

(5) اردو ڈراما نگاری میں ”انارکلی“ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: اردو ڈراما نگاری میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

(6) ڈراما آرام و سکون کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: ڈراما آرام و سکون کا مرکزی خیال یہ ہے کہ گھروں میں شہنشاہی ہونے سے سکون برپا ہو جاتا ہے۔ ایسے گھروں کے رہنے والے آدمی گھر کی

نسبت اپنے دفتر میں زیادہ آرام و سکون محسوس کرتے ہیں۔

- (7) امتیاز علی تاج کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: امتیاز علی تاج ۱۹۰۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔
- (8) امتیاز علی تاج نے اپنا مشہور ڈراما انارکلی کس عمر میں لکھا؟
جواب: امتیاز علی تاج نے اپنا مشہور ڈراما انارکلی بائیس سال کی عمر میں لکھا۔
- (9) امتیاز علی تاج کے دو مشہور ڈراموں کے نام بتائیں۔
جواب: امتیاز علی تاج کے دو مشہور ڈرامے انارکلی اور آرام و سکون ہیں۔
- (10) امتیاز علی تاج کا ڈرامہ آرام و سکون کس طرح کا ڈرامہ ہے؟
جواب: آرام و سکون امتیاز علی تاج کا معروف مزاحیہ ڈرامہ ہے۔ جس میں انھوں نے معمول کے واقعات اور کرداروں کے سادے مکالموں سے وہ مزاح پیدا کیا ہے جسے پڑھ کر قاری لطف اندوز ہوتا ہے۔
- (11) ڈاکٹر نے میاں کی بیماری کے بارے میں کیا بتایا؟
جواب: ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ انہیں صرف تھکاوٹ کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔
- (12) میاں کے دفتر کے اوقات کار کیا تھے؟
جواب: میاں صبح دس بجے دفتر جا کر شام سات بجے کے بعد گھر واپس آتے تھے۔
- (13) ڈاکٹر نے میاں کے لیے کیا علاج تجویز کیا؟
جواب: ڈاکٹر نے کہا کہ میاں کو کسی دوا کی ضرورت نہیں بلکہ اس سے زیادہ آرام و سکون کی ضرورت ہے۔
- (14) ڈاکٹر نے میاں کو کیا تاکید کی؟
جواب: ڈاکٹر نے میاں کو مکمل طور پر دو دن کے آرام کی تاکید کی۔
- (15) بیگم نے بلانے کے لیے میاں کو کیا دینا چاہا؟
جواب: بیگم نے میاں کو بلانے کے لیے گھنٹی دینی چاہی۔
- (16) سچے کو بیوی نے کیا پیغام بھجوایا؟
جواب: بیگم نے کہلو ابھیجا کہ اگر نامراد کل سے جلدی نہ آیا تو اسے نوکری سے الگ کر دوں گی۔
- (17) میاں نے انگیٹھی پر گھنٹی کیوں رکھی؟
جواب: چھوٹا ننھا اسے بار بار بج رہا تھا اس لیے میاں نے اسے اٹھا کر انگیٹھی پر رکھ دیا۔
- (18) نوکر لگو گودام سے کیا ڈھونڈ رہا تھا؟
جواب: نوکر لگو گودام سے ریٹھے ڈھونڈ رہا تھا۔
- (19) روزانہ آرام و سکون نہ کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
جواب: روزانہ آرام و سکون نہ کریں تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ لہذا کام کے بعد آرام و سکون بہت ضروری ہے۔
- (20) ڈرامہ آرام و سکون سے کیا سبق ملتا ہے؟
جواب: اس ڈرامے سے سبق ملتا ہے کہ اگر گھر میں کوئی بیمار ہو تو شور نہ کریں۔ مریض کے مکمل آرام و سکون کا خیال رکھنا چاہیے۔

(21) صحت مندر بنے کے لیے کیا باتیں ضروری ہیں؟

جواب: صحت مندر بننے کے لیے متوازن غذا اور مناسب آرام کی ضرورت ہے۔

(22) میاں کے آرام میں ہمسائے کی کس بات سے خلل پڑ رہا تھا؟

جواب: ہمسائے کے بے سُرے گانے اور بے ہنگم ہارمونیم بجانے کی وجہ سے میاں کے آرام میں خلل پڑ رہا تھا۔

(23) سقا کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ماشکی (پانی بھرنے والے) کو سقا کہتے ہیں۔

(24) میاں نے بیوی کو کیا چیز بھوانے کا کہا؟

جواب: میاں نے بیوی کو ساگودانے کی کھیر بنانے کا کہا۔

(25) اشفاق صاحب کے صحن میں کس کی وجہ سے شور ہو رہا تھا؟

جواب: ان کے صحن میں ان کا ننھا بیٹا پٹ پٹ گاڑی چلا رہا تھا جس وجہ سے صحن میں شور برپا تھا۔

(26) بے ہنگم ہارمونیم اور بے سُرے گانے سے میاں کو کیا تکلیف محسوس ہو رہی تھی؟

جواب: بے ہنگم ہارمونیم کی آواز اور بے سُرے گانے سے میاں کا سر درد سے پھٹے جا رہا تھا۔

(27) بیوی ہمسائے کو خط کس لیے لکھ رہی تھیں؟

جواب: بیوی ہمسائے کو ہارمونیم اور گانا بند کروانے کے لیے خط لکھ رہی تھیں۔

(28) آخر کس شور سے گھٹ آ کر میاں گھبرا کر اٹھ بیٹھتا ہے؟

جواب: آخر میں ہاون دستانے کی مسلسل دھک سے میاں گھبرا کر اٹھ بیٹھتا ہے۔

(29) خاموشی سے انسانی اعصاب پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: خاموشی انسانی اعصاب کو تقویت بخشتی اور پُر سکون کرتی ہے۔

(30) آخر میں کون کون سی آوازیں مل کر میاں کو تکلیف دیتی ہیں؟

جواب: ہارمونیم پر اونچے بے سُرے گانے کی آواز، ننھے کے رونے کی آواز، ہاون دستانے سے ریٹھے کوٹنے کی آواز، اور دروازے پر فقیر کی آوازیں

سب مل کر میاں کو تکلیف دے رہی تھیں۔

(31) آرام و سکون، میں میاں نے بیگم کو کیا لکھ کر بھیجنے کو کہا؟

جواب: میاں نے بیوی کو کہا کہ ہمسائے کو ایک رقعہ لکھ بھیجو کہ میں بیمار ہوں ڈاکٹر نے مجھے آرام کی تاکید کی ہے۔ ایک روز ان صاحب زادے نے نغمہ

سرائی نہ فرمائی تو دنیا میں کوئی قیامت نہیں آئے گی۔

(32) ڈراما آرام و سکون کے کرداروں کے نام لکھیں۔

جواب: ڈاکٹر صاحب، میاں، بیوی، لالو، سقا، ننھا، فقیر، ہمسایہ، اجنبی عورت

(33) بیماری کے باوجود میاں دفتر جانے کے لیے کیوں تیار ہو جاتا ہے؟

جواب: جب گھر میں سکون نہیں ملتا تو میاں بیماری کے باوجود دفتر جانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔